روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 2 دسمبر 2005ء 29 شوال 1426 ہجری 2 فتح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 269

برے اعمال سے بچا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ حسین اعمال اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر۔ تیرے سوا کوئی نہیں جو نیک کاموں کی طرف ہدایت دے اور مجھے برے اعمال اور بد اخلاقی سے بچا کیونکہ تیرے سوا کوئی ان سے بچانے والا نہیں۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الدعا بین التکبر والقراءۃ حدیث نمبر:886)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں؛ اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سنائے وہ مبسوط اور مطوّل تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں، ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے۔ لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے، وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دور رہے اس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے، اسی قدر اپنے اصل مدعا سے دور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے جس کو جہنم بھی کہتے ہیں۔

دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے۔ مثلاً بازو ہی اگر اتر جاوے یا ایک انگلی یا انگوٹھا ہی اپنے اصلی مقام سے ہٹ جاوے، تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔ یہ جسمانی نظارہ روحانی اور اخروی عالم کے لئے ایک زبردست دلیل ہے اور جہنم کے وجود پر ایک گواہ ہے۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے، دور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 56)

جلسہ سالانہ ماریشس سے حضور انور کے خطابات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماریشس کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ ماریشس کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کے خطابات اور خطبہ جمعہ درج ذیل پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوں گے۔ احباب کرام ان سے استفادہ فرمائیں۔

2 دسمبر 2005ء
خطبہ جمعہ 2 بجے بعد دوپہر

3 دسمبر 2005ء
مستورات سے خطاب ایک بجے بعد دوپہر

4 دسمبر 2005ء
اختتامی خطاب 5:00 بجے شام

جماعتی کاموں میں خدا تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 14 اکتوبر 2005ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اجلاس یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 14 اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو اجلاس یوم تحریک جدید کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

غزل

زمانے میں خیالِ بیش و کم رکھنا ہی پڑتا ہے
نظر میں راہ کا ہر پیچ و خم رکھنا ہی پڑتا ہے

خیال خاطرِ احباب بھی ہر آن لازم ہے
محبت کے تقاضوں کا بھرم رکھنا ہی پڑتا ہے

وفا کی فصل کو ہر دم طراوت کی ضرورت ہے
برائے کِشت دل آنکھوں کو نم رکھنا ہی پڑتا ہے

ہے میدانِ عمل میں ہر قدم ٹھوکر کا اندیشہ
مگر اس راہ میں پھر بھی قدم رکھنا ہی پڑتا ہے

کسی کی بے بسی کے درد کا احساس کرنا ہو
تو خود کو واقفِ فکر و الم رکھنا ہی پڑتا ہے

خطائیں درگزر کرنے میں گر کچھ ہچکچاہٹ ہو
تو خود پہ یاد مولیٰ کا کرم رکھنا ہی پڑتا ہے

جہاں اظہار پہ قدغن ہو لفظوں پہ ہو پابندی
تو اس صورت میں ہاتھوں سے قلم رکھنا ہی پڑتا ہے

کشش دیر و کلیسا کی بجا پر واقعہ یہ ہے
توجہ کو ہمیں سوئے حرم رکھنا ہی پڑتا ہے

عناد و بغض کی سب طاقتوں سے جنگ لڑنی ہے
ہمیں اونچا محبت کا علم رکھنا ہی پڑتا ہے

اگر اکڑی ہوئی گردن وبالِ دوش ہو جائے
تو پھر بہر سکوں گردن کو خم رکھنا ہی پڑتا ہے

جو رشتوں کے تقدس کا ہی نہ احساس کر پائیں
تو ان سے واسطہ پھر کچھ تو کم رکھنا ہی پڑتا ہے

میں کس کس کو بتاؤں بے نیازی تیری عادت ہے
تعلق کا بھرم تیری قسم رکھنا ہی پڑتا ہے

ا-ق

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تین خصوصی تحریکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے آغاز سے ہی تین اہم تحریکات کی طرف جماعت کو متوجہ فرمایا جو اختصاراً درج ذیل ہیں۔

1۔ دفتر اول کے مجاہدین کے کھاتے بحال کرنے کی طرف متوجہ فرمایا اور جماعت کو خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اول کے جملہ کھاتے بحال کرنے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اندریں صورت جن مجاہدوں کے ورثاء اپنے بزرگوں کے کھاتے جاری رکھنے کا خیال رکھ رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے جاری و ساری رکھیں اور اپنے بعد اس سلسلے کو جاری رکھنے کیلئے اپنی اولادوں کو بھی اس کا پابند کریں۔

2۔ دوسرا نمایاں اعلان حضور نے نومبر 2004ء میں دفتر پنجم کے بارے میں فرمایا:۔

''آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سے جتنے بھی مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہونگے دفتر پنجم میں شامل ہونگے۔''

اندریں صورت عہدیداران جماعت اس دفتر میں جملہ نومولود بچے۔ جملہ نئے روزگار پانے والے افراد جو پہلے شامل نہیں ہیں۔ جملہ نومبائعین، جملہ افراد جو اب تک کسی دفتر میں شامل نہیں ہوئے۔ ان سے وعدے لینے اور مرکز میں بھجوانے کا خاص اہتمام فرمائیں۔

3۔ اکناف عالم میں بیوت الذکر ہر ملک میں تعمیر کروانے کیلئے چندہ بیوت الذکر کی طرف جماعت کو خصوصیت سے متوجہ فرمایا۔ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اس عالمگیر مہم کیلئے اپنے امام کے حضور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم غربی (ب) حلقہ ثناء تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم انیس الرحمٰن صاحب انس مقیم لندن کی شادی کی تقریب ہمراہ مکرمہ فائزہ نصرت صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم صاحب خالد وحدت کالونی لاہور انجام پائی ہے ولیمہ کی تقریب مورخہ 11 نومبر کو نزہت منزل ریلوے روڈ میں منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بہتر، بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ سے بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم حافظ پرویز اقبال صاحب مدرسۃ الحفظ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ مورخہ 27 نومبر 2005ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ اللہ کے فضل سے موصیہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں مکرمہ شاہدہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب کارکن نظارت مال خرچ اور مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بیوہ مکرم بشارت احمد ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ چھوڑی ہیں آپ کا جنازہ مورخہ 28 نومبر بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ایڈیشنل ناظم تربیت برائے نومبائعین خدام الاحمدیہ ضلع اوکاڑہ کو 17/اکتوبر 2005ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام فواد احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم سابق امیر شہر اور امیر ضلع اوکاڑہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبات کی کامیابی

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی و ادبی مقابلہ جات ڈسٹرکٹ لیول 2005ء میں مندرجہ ذیل طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

1۔ عزیزہ منال چیمہ کلاس 10th دوم۔ اردو مباحثہ
2۔ عزیزہ سبیتا وحید کلاس 10th سوم۔ اردو فی البدیہہ تقریر
3۔ عزیزہ مہر نعیم کلاس 0,2 سوم۔ انگلش تقریری
4۔ عزیزہ کنزہ انجم کلاس 9th سوم۔ اقبالیات

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کیلئے یہ کامیابیاں مبارک فرمائے اور ادارہ کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مبشر احمد خالد صاحب

ہمارے گاؤں ہجکہ شریف میں احمدیت

(قسط دوم آخر)

محترم منشی غلام محمد صاحب کا خاندان

ہمارے گاؤں میں احمدیت کی قبولیت کے لحاظ سے چوتھا بڑا خاندان خاکسار کا ہے۔ ہمارے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ہمارے نانا جان منشی غلام محمد صاحب (1885ء-1969ء) کو ملی۔ آپ کا شمار گاؤں کے ابتدائی پڑھے لکھے افراد میں ہوتا تھا۔ آپ کی کافی بڑی ذاتی لائبریری تھی۔ جس میں بڑی نایاب کتب موجود تھیں۔ اس زمانہ میں چونکہ بہت کم پڑھے لکھے لوگ تھے اس لئے گاؤں کے اکثر لوگ خط و کتابت کے سلسلہ میں آپ سے معاونت حاصل کرتے تھے۔ آپ محکمہ مال میں سرکاری ملازم تھے اور نوکری مکمل کر کے پنشن پائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا دینی مطالعہ بھی بڑا وسیع تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے ذاتی مطالعہ اور تحقیق کے نتیجہ میں ہی احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہر چند کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ پر حضور کی صداقت عیاں ہوگئی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بیعت کرنے کی سعادت سے محروم رہ گئے تاہم 1909ء میں خود قادیان جاکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اکثر قادیان جایا کرتے تھے اور سالانہ جلسوں پر اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔

بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں آپ کے متعلق لکھا ہے کہ ’’آپ کو خوش قسمتی سے بچپن میں ہی نیکوں کی صحبت حاصل ہوئی۔ سلسلہ کی کتب کے مطالعہ سے احمدیت کی طرف راغب ہوئے لیکن بیعت کی اہمیت ان پر واضح نہ ہوئی۔ آخر 1909ء میں باقاعدہ بیعت کی، پھر قادیان بھی جانے لگے۔ آپ محکمہ مال میں ملازم تھے۔ مگر رشوت ہرگز نہ لیتے تھے۔ سرگودھا میں آپ کو حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کی صحبت حاصل ہوئی جو سونے پر سہاگہ تھی۔ آپ زاہد عابد تھے۔ موصی تھے اور فوت ہونے کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے‘‘۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 174)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی اولاد بھی مخلص احمدی ثابت ہوئی۔

مکرم ملک ولی محمد صاحب ممبر

خاکسار کے والد ماجد مکرم ملک ولی محمد صاحب سابق بی۔ڈی ممبر ہجکہ شریف کو مکرم راجہ عبدالمجید صاحب اور مکرم راجہ غلام فرید صاحب کے ذریعہ 1940ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہر چند کہ محترم والد صاحب کی دنیاوی تعلیم نسبتاً کم تھی مگر خدا کے فضل سے ان کا دنیاوی اور دینی مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ خاکسار ایک مربی سلسلہ ہونے کے باوجود کسی علمی مسئلہ پر ان سے بات کرتے ہوئے گھبراتا تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیاوی اور معاشی و معاشرتی لحاظ سے بڑی عزت اور وقار عطا کیا تھا۔ آپ خدا کے فضل سے ایک نڈر، دلیر اور فدائی احمدی تھے۔ جس کی برکت سے آپ سیاسی و سماجی کاروباری لحاظ سے علاقہ بھیرہ کی ایک معروف شخصیت بن گئے۔ آپ مہندی کا کاروبار کرتے تھے اور کاروباری حلقے میں بڑا نام رکھتے تھے۔ آپ سیاست میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ صدر محمد ایوب کے دور حکومت میں آپ اپنے گاؤں سے بی ڈی ممبر منتخب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے گاؤں اور علاقہ کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے بہت زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشی۔ یہی وجہ ہے کہ ’’ممبر‘‘ کا لفظ ہمیشہ کے لئے آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔ بلکہ ہمارے گھر کے ہر فرد کے نام کا حصہ بن گیا اور یہ لفظ ہمارے گھرانے کی پہچان بن گیا اور یہ سب کچھ محض احمدیت کی برکت سے تھا۔ 1974ء کی تحریک میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ 1974ء کے فسادات میں علاقہ بھیرہ میں مالی لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان ہمارا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم والد صاحب بڑے وسیع پیمانہ پر مہندی کا کاروبار کرتے تھے۔ 1974ء میں آپ نے کئی مربع مہندی کے کھیت ٹھیکہ پر لے رکھے تھے۔ جس پر لاکھوں روپے خرچ کئے جا چکے تھے۔ جب مہندی کے کھیت کٹائی کے لئے مکمل طور پر تیار ہو گئے تو مالک نے اینٹی احمدیہ تحریک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تیار شدہ مہندی کے کھیت کسی اور ٹھیکیدار کو فروخت کر دیئے۔ جس سے ہمارا لاکھوں روپے کا نقصان ہوگیا۔ تمام کوششوں کے باوجود مہندی کی کٹوائی کروانے میں کامیابی نہ ہوسکی۔ اسی طرح خاکسار کے ایک بڑے بھائی مکرم محمد اکرم صاحب کی بھیرہ شہر میں کپڑے کی دکان تھی جسے مکمل طور پر لوٹ لیا گیا اس صورتحال کے پیش نظر ایک روز SHO بھیرہ نے آپ کو بلوایا اور کہا کہ بعض معززین بھیرہ نے یہ پیشکش کی ہے کہ اگر آپ ایک دفعہ احمدیت سے انحراف کا اعلان کر دیں تو ہم آپ کا سارا نقصان پورا کر دیں گے۔ لہٰذا میرا آپ کو ہمدردانہ مشورہ ہے کہ آپ کا جو بھی مذہب اور عقیدہ ہے آپ بیشک اس پر قائم رہیں۔ مگر موجودہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر ایک دفعہ آپ اعلان کروا دیں۔ اس پر محترم والد صاحب نے SHO کو جواب دیا کہ اگر احمدیت کی خاطر میری ساری اولاد اور سب کچھ قربان ہو جائے تو بھی میں ایسا اعلان نہیں کروں گا۔ آپ کے اس جواب پر تھانیدار حیران رہ گیا اور کہا کہ اچھا ملک صاحب! جیسے آپ کی مرضی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد محترم والد صاحب اور چچا جان محترم ملک علی محمد صاحب اور ہماری جماعت کے چار اور معززین کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر کے سب کو گرفتار کر لیا اور ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا منتقل کر دیا گیا۔ چالیس روز بعد ہائیکورٹ سے آپ کی ضمانت منظور ہوئی۔ اس بے بنیاد اور جھوٹے مقدمہ کے علاوہ ایک اور جھوٹا مقدمہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک محمد اکرم صاحب نیز چچا زاد بھائی مکرم ملک محمد افضل صاحب ظفر مربی کینیا اور خاکسار کے خلاف بنا کر ہمیں بھی گرفتار کر لیا اور ہمیں بھی ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا بھجوا دیا گیا۔ اٹھارہ دن جیل میں رہنے کے بعد ہماری ضمانت پر رہائی عمل میں آئی۔ اس طرح 1974ء کی تحریک میں ہمارے گھرانے کے پانچ افراد کو خدا کے فضل سے اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار اس وقت ساتویں کلاس کا طالب علم تھا۔

محترم والد صاحب کے ذریعہ ہمارے چچا جان محترم ملک علی محمد صاحب کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم چچا جان بھی بہت ہی فدائی اور مخلص احمدی ثابت ہوئے۔ آپ کے اخلاص اور فدائیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کاروبار زیادہ اچھا نہ ہونے کے باوجود اپنے سب سے بڑے بیٹے مکرم برادرم ملک محمد افضل ظفر صاحب (مربی سلسلہ کینیا) کو وقف کر دیا۔

مکرم برادرم ملک محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا سے پہلے جزائر فجی میں بھی چند سال بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔ وہاں آپ کے ساتھ ایک تکلیف دہ حادثہ پیش آیا۔ آپ بعض مقامی افراد اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایک روز سمندر پر پکنک منانے گئے۔ سمندر میں سیر کے دوران آپ کی کشتی الٹ گئی۔ جس میں چند مقامی افراد کے علاوہ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ المتین صاحب، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عزیزم عطاء المنعم (واقف نو) سمندر میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ آپ کی صرف دو بیٹیاں عزیزہ طوبیٰ بعمر 14 سال اور عزیزہ عطیہ بعمر 5 سال زندہ بچیں۔ اس خوفناک حادثہ کے باوجود آپ اپنے فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ واپس پاکستان آگئے اور یہاں تقریباً دو سال قیام کرنے اور نئی شادی کے بعد دوبارہ اپنے بچوں کے ہمراہ کینیا چلے گئے اور گزشتہ تقریباً پانچ سال سے وہاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے دونوں چھوٹے بھائی مکرم ملک طارق محمود صاحب اور مکرم منور اقبال صاحب بھی جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔

مکرم محمد حیات صاحب کا خاندان

ہمارے گاؤں کا پانچواں بڑا خاندان مکرم محمد حیات صاحب کا ہے۔ آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ 1934ء میں جب دشمنوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا تو اس دوران ایک روز مکرم بابا محمد حیات صاحب بھیرہ گئے اور وہاں کسی مولوی صاحب کو جماعت احمدیہ کے خلاف تقریر کرتے ہوئے سنا۔ چونکہ ہمارے گاؤں میں اس سے تقریباً چالیس سال پیشتر احمدیت کا نفوذ ہو چکا تھا اور گاؤں کے کافی سارے احباب نے احمدیت قبول کرلی ہوئی تھی۔ جن کے اخلاق اور کردار سے آپ بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ احمدیوں کے عقائد اور طرز عمل کے بالکل برخلاف مولوی صاحب کی تقریر نے آپ کو سوچنے اور مزید تحقیق پر آمادہ کیا۔ چنانچہ آپ نے واپس گاؤں آ کر ہمارے گاؤں سے تعلق رکھنے والے جماعت احمدیہ بھیرہ کے امیر جماعت مکرم ملک محمد حسین صاحب سے احمدیت کے بارہ میں مزید دریافت کیا۔ چنانچہ مکرم ملک محمد حسین صاحب مرحوم نے آپ کو احمدیت سے مفصل متعارف بھی کروایا۔ علاوہ ازیں آمدہ جلسہ سالانہ قادیان پر ساتھ قادیان جانے کی دعوت بھی دی تا کہ آپ خود وہاں جا کر حقیقت حال کا مشاہدہ کرسکیں۔ ملک صاحب کی دعوت پر آپ قادیان جانے کے لئے تیار ہو گئے اور جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر حضرت مصلح موعود کی تقاریر کو سنا۔ نیز قادیان کا روح پرور نظارہ کر کے آپ ہمیشہ کے لئے احمدیت کے اسیر ہو گئے اور وہیں دستی بیعت کر کے واپس گاؤں آئے۔ بعد میں آپ کے ذریعہ آپ کے بڑے بھائی مکرم غلام حسین صاحب نے بھی احمدیت قبول کرلی۔ نیز آپ کے بیوی بچوں نے بھی احمدیت قبول کرلی اور بڑی وفا اور اخلاص کے ساتھ احمدیت کے ساتھ منسلک چلے آرہے ہیں۔ آپ کی اولاد میں سے مکرم صوبیدار غلام یٰسین صاحب اور مکرم سراج الدین صاحب خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں۔ دونوں بھائیوں کی اولادیں بھی خدا کے فضل سے بڑی مخلص احمدی ہیں۔ مکرم صوبیدار غلام یٰسین صاحب پاکستان آرمی میں ملازم رہے۔ آپ جس جگہ بھی رہے آپ نے ہر جگہ جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ربوہ منتقل ہو گئے اور آجکل محلّہ دارالفتوح ربوہ میں مقیم ہیں۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو امام الصلوٰۃ نیز کچھ عرصہ بطور صدر محلّہ دارالفتوح خدمت کی بھی توفیق مل چکی ہے۔

آجکل جماعت احمدیہ ہجکہ شریف کے صدر جماعت مکرم صوبیدار صاحب کے بھانجے مکرم محمد اسلم صاحب ہیں۔ جو پاکستان ایئر فورس (PAF) سے ریٹائر ہونے کے بعد گاؤں میں ہی تدریس کے شعبہ

سے وابستہ ہیں اور قبل ازیں بطور سیکرٹری مال اور اب بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اکرم صاحب پاکستان آرمی میں ملازم رہے ہیں اور دوران ملازمت احمدی ہونے کی وجہ سے بڑی تکالیف برداشت کیں اور محض احمدی ہونے کی وجہ سے ترقی کی صلاحیت کے باوجود ترقی پانے سے محروم رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آجکل گاؤں میں ہی کاروبار کرتے ہیں۔

مکرم باباوٹہ صاحب کا خاندان

ہمارے گاؤں کے ایک اور قدیمی احمدی مکرم بابا وٹہ صاحب تھے، جو اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی ہوئے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ گاؤں سے نقل مکانی کر کے موضع سردار پور نون تحصیل بھلوال میں منتقل ہوگئے۔ مگر وہاں اکیلے احمدی ہونے کے باوجود آخر دم تک احمدیت پر قائم رہے۔ بہت ہی نیک، دعاگو اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کی اولاد میں سے مکرم ظہور احمد صاحب مرحوم ASI پولیس بھی بڑے مخلص احمدی ثابت ہوئے۔ دوران ملازمت آپ نے کبھی بھی احمدیت کو نہیں چھپایا۔ آپ کی اولاد بھی ماشاء اللہ بڑی مخلص احمدی ہے۔ سب سے بڑا بیٹا مکرم حکیم محمود احمد صاحب آجکل مجلس خدام الاحمدیہ بھکہ شریف کے قائد مجلس ہیں اور سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم منظور احمد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔ مکرم ظہور صاحب کی بیٹیاں بھی لجنہ کے کاموں میں پیش پیش رہتی ہیں۔

مکرم محمد یلیین صاحب مرحوم

1974ء کی تحریک کے دوران جب پورے ملک میں احمدیوں کے گھروں کو جلایا جا رہا تھا اور احمدیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ چل رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ دل میں ہمدردی رکھنے والے بھی احمدیوں کے قریب لگنے سے کتراتے تھے۔ ایسے خوفناک حالات کے دوران احمدیت قبول کرنے والے ایک بہت ہی مخلص احمدی مکرم محمد یلیین صاحب مرحوم ولد مکرم امام دین صاحب ہیں۔ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود آپ آخری دم تک احمدیت پر ڈٹے رہے۔ آپ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے بیٹے عزیزم اللہ دتہ صاحب نے بھی احمدیت قبول کرلی، جو آجکل جرمنی میں مقیم ہیں۔

معروف جماعت

یہ وہ ہمارے گاؤں کے چند ابتدائی احمدی خاندان اور گھرانے ہیں جن کا اس مضمون میں مختصراً تعارف کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ بھی متعدد احمدی گھرانے ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔ 1974ء کی تحریک کے دوران جماعت احمدیہ بھکہ شریف میں ہماری جماعت کی تجنید تقریباً ساڑھے تین صد افراد پر مشتمل تھی۔ جس کی اکثریت تلاش روزگار اور ملازمتوں کے باعث وہاں سے نقل مکانی کر چکی ہے۔ ہمارے گاؤں کے تقریباً پندرہ بیس گھرانے اس وقت ربوہ میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے گاؤں کے احمدی پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں میں رہائش پذیر ہونے کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں امریکہ، کینیڈا، لندن، جرمنی، ناروے اور ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ اس کثرت سے نقل مکانی کے باوجود خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ بھکہ شریف اب بھی علاقہ بھیرہ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے گاؤں میں تقریباً پون صدی تک سیاسی، سماجی، معاشرتی اور معاشی اعتبار سے جماعت احمدیہ کو دوسروں پر فوقیت حاصل رہی۔ 1974ء کی تحریک کے بعد جماعت احمدیہ پر سیاسی اور مذہبی لحاظ سے پابندیاں لگادی گئیں۔ مگر اس کے باوجود خدا کے فضل سے ہماری جماعت بااثر رہی اور اب بھی علاقہ بھیرہ میں معاشی، معاشرتی، سیاسی، سماجی اور تعلیمی میدان میں معروف اور صاحب حیثیت ہے۔ یہ سب کچھ صرف احمدیت کی برکت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت حافظ حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی (خلیفۃ المسیح الاول) کے آبائی وطن بھیرہ اور اس کے گردونواح کا علاقہ روحانی و دینی لحاظ سے بڑا زرخیز اور مردم خیز واقع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بھکہ شریف کو دنیا کی مثالی جماعت بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس جماعت سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے بزرگوں اور اسلاف کی روایات کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بابر شبیر صاحب

مشہور ریاضی دان اور ماہر فلکیات

ابوالریحان البیرونی

ابو الریحان البیرونی کا پورا نام برہان الحق ابوالریحان محمد ابن احمد البیرونی تھا۔ آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ بیک وقت ایک ریاضی دان، جغرافیہ دان، مؤرخ، ماہر فلکیات و معدنیات وطبقات الارض اور خواص الادویہ اور آثار قدیمہ کے عالم تھے۔

آپ 4 ستمبر 973ء کو خوارزم کے دارالحکومت کاث میں پیدا ہوئے۔ البیرونی نسبت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آپ کی رہائش شہر کے بیرونی حصے میں تھی، اس لئے عام طور پر البیرونی مشہور ہوگئے۔ آپ نے اپنے عہد کے تقریباً تمام مروجہ علوم میں مہارت حاصل کی۔

زندگی کے ابتدائی پچیس برس آپ اپنے وطن ہی میں رہے۔ 995ء میں جب آل عراق کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو آپ کو نقل مکانی کر کے جرجان جانا پڑا لیکن وہاں بھی زیادہ دیر قیام نہ کرسکے اور آبائی وطن کو خیر باد کہنے پر مجبور ہوگئے۔ 997ء میں آپ نے طبرستان کے اسپہبد مرزبان کے دربار میں رسائی حاصل کرلی۔ اپنی پہلی تصنیف مقالید علم الہیۃ آپ نے اسی کے نام پر معنون کی ہے۔ لیکن اسی سال اسپہبد کے انتقال پر حالات کچھ ایسے ناسازگار ہوئے کہ نئے وطن کو بھی خیر باد کہنے پر مجبور ہوگئے اور نہایت خستہ حالت میں شہر بہ شہر رہنے لگے۔ 998ء میں جب والئی جرجان وطبرستان شمس المعالی قابوس اپنی کھوئی ہوئی سلطنت پر دوبارہ قابض ہوا تو آپ کو پھر اپنے نئے وطن میں آنے کا موقع مل گیا۔ سلطان کی خواہش اور اصرار کے باوجود آپ زیادہ عرصہ تک جرجان نہ رہ سکے اور 1003ء، 1004ء میں اپنے آبائی وطن میں علی بن مامون کے دربار میں پہنچے۔ سلطان محمود غزنوی کی فتح خوارزم (1017ء-1018ء) تک آپ وہیں رہے۔ فتح کے بعد خوارزم کے دوسرے اعیان ومشاہیر کے ساتھ آپ بھی محمود کے ہمراہ غزنی پہنچ گئے۔

غزنی پہنچنے کے بعد آپ کے دل میں برصغیر پاک وہند اور یہاں کے باشندوں کے بارے میں حقائق کی دریافت کا شوق پیدا ہوا۔ اس مقصد کے لئے 1019ء-1020ء کے بعد آپ برصغیر میں آئے اور تقریباً نو دس برس تک پنجاب، کشمیر اور سندھ میں رہے۔ اس دوران آپ نے سنسکرت سیکھی، ہندو علماء کی صحبت میں ان کے علوم کی تحصیل کی اور ہندو مذہب، تہذیب وتمدن اور رسم ورواج کا مطالعہ کیا۔ ہندوؤں کے علوم کی تحصیل اور ان کی کتابیں حاصل کرنے میں حائل مشکلات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ جب آپ ان سے کسی قدر واقف ہوئے اور ان کو علل (وہ اصول جن پر احکام ومسائل کی بنیاد ہے) بتلانا اور بعض دلائل کی طرف اشارہ کرنا اور حسابات کا صحیح طریقہ سمجھانا شروع کیا تو لوگ تعجب کرتے ہوئے آپ کی طرف لپکتے اور سیکھنے کے لئے پروانہ وار گرتے تھے اور اس ہندو عالم کو دریافت کرتے تھے جس کو آپ نے دیکھا اور اس سے علم حاصل کیا۔

1030ء میں استاد ابوسہل عبدالمنعم کی فرمائش پر جو کچھ آپ کو ہندوؤں کے بارے میں معلوم تھا مالالہند کی صورت میں قلمبند کر دیا تا کہ ان لوگوں کو جو ان سے بحث ومناظرہ کرنا چاہیں اس سے مدد ملے اور جو لوگ ان سے میل جول پیدا کرنا چاہیں ان کے لئے بھی کارآمد ہو۔

اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ مالالہند آپ کا بے نظیر اور قابل فخر کارنامہ ہے۔ اس عہد کے برصغیر پاک وہند کے بارے میں اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے مطابق ہندوستان کے بارے میں آپ کی تحقیقات نہ صرف اس عہد میں بلکہ آج بھی اپنی بے داغ نمایاں جگہ رکھتی ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے خیال میں عربی کی پوری علمی تاریخ میں البیرونی کا مقام یک قلم منفرد نظر آتا ہے۔ ان کے نزدیک وہ بجا طور پر الفارابی اور ابن رشد کی صنف میں جگہ پانے کا مستحق ہے۔ جس طرح ان دونوں نے یونانی فلسفے کے تراجم کی تصحیح کا کام سرانجام دیا تھا اسی طرح البیرونی نے علم ہیئت اور جغرافیہ کی ازسرنو تصحیح وتہذیب کی اور ہندوستانی علوم کو نئے سرے سے عربی میں مدون کیا۔

لیکن البیرونی اس صف میں نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خاص بلند تر جگہ بھی رکھتا ہے۔ ابونصر فارابی اور ابن رشد دونوں اس زبان سے ناواقف تھے جس زبان کے فلسفے کی تصحیح وتہذیب میں مشغول ہوئے تھے۔ انہوں نے تمام تر اعتماد عربی کے قدیم تراجم پر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مکمل تصحیح نہ ہوسکی اور بعض غلط فہمیاں جو عہد تراجم کے ابتدائی دور میں پیدا ہوگئی تھیں آخر تک دور نہ ہوسکیں۔ لیکن البیرونی نے نظر وتحقیق کی بالکل دوسری راہ اختیار کی۔ اس نے جن علوم کو اپنا موضوع نظر قرار دیا انہیں خود ان کی اصل زبانوں میں پڑھنے کی کوشش کی۔ ہندوستان کے علوم کی اس نے جس قدر تحقیقات کی سنسکرت کی تحصیل کے بعد کی۔

آپ کئی زبانوں کے عالم تھے۔ سعدی یا خوارزمی آپ کی مادری زبان تھی۔ عربی کے عالم تھے اس کے علاوہ سنسکرت اور یونانی بھی جانتے تھے اور سریانی اور عبرانی میں مہارت رکھتے تھے۔

آپ کثیر التصانیف تھے۔ یاقوت الحموی نے وقف جامع مرو میں آپ کی کتابوں کی فہرست دیکھی تھی جو گنجان خط میں ساٹھ اوراق پر مشتمل تھی۔ معلوم کتابوں کی تعداد ایک سو اسی تک پہنچتی ہے جن میں سے مالالہند قانون مسعودی، آثار الباقیہ زیادہ معروف ہیں۔

علم وتحقیق سے آپ کے گہرے شغف کا اندازہ آپ کی وفات کے وقت کے ایک حیرت انگیز واقعہ سے ہوتا ہے۔ فقیہ ابوالحسن علی بن عیسیٰ الولوالجی بیان کرتے ہیں:۔

میں ابوریحان کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کا دم اکھڑا ہوا تھا اور اس کی وجہ سے سینہ گھٹ رہا تھا۔ اسی حال میں اس نے مجھ سے کہا کہ تم نے جدات فاسدہ (نانیوں کی وراثت) کا حساب ایک دن کس طرح بتلایا تھا۔ میں نے اس سے شفقت کے طور پر کہا کیا اسی حالت میں بتاؤں۔ اس نے کہا ''ہاں اسی وقت بتائیے۔ میں اس مسئلہ کو جاننے کے بعد دنیا کو

(باقی صفحہ 6 پر)

محمد زاہد صاحب

چند اہم ایجادات کا تعارف

سیفٹی ریزر

اگرچہ سیفٹی ریزر دیکھنے میں بہت معمولی سی چیز ہے مگر اس کی ایجاد سے پہلے شیو بنانا کبھی اتنا آرام دہ نہیں تھا جتنا اب ہے۔ کنگ کیمپ جیلٹ نامی ایک امریکی نے 1901ء میں پہلی بار اس شکل کا سیفٹی ریزر ایجاد کیا جیسا آج کل مستعمل ہے۔ وہ 1895ء سے شیو کے لئے ایک ایسا آلہ ایجاد کرنے میں مصروف تھا جو استرے سے زیادہ بہتر اور محفوظ طریقے کے ساتھ انسانی چہرے کے نشیب و فراز پر چل سکے اور اس سے عام آدمی بھی بھرپور فائدہ اٹھا سکے۔

ائیر کنڈیشننگ

1900ء تک بہت کم لوگ ایسے تھے جو لب پر شکایت لائے بغیر موسم گرما کی سختیاں برداشت کر سکتے۔ کیونکہ صرف وہی لوگ ان سختیوں سے بچ سکتے تھے جو پہاڑ پر جانے کے اخراجات برداشت کر سکتے۔ لیکن آج ہم ائیر کنڈیشننگ کی بدولت موسم گرما کا گرم ترین دن بھی ایک بند کمرے میں خوشگوار طور پر بسر کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ائیر کنڈیشننگ یا موسم گرما کو خوشگوار بنانے کا تصور ہمیں قدیم مصری اور قدیم رومی معاشروں میں بھی ملتا ہے۔ پندرہویں صدی میں مشہور زمانہ اطالوی مصور لیونارڈو ونچی نے بھی آبی طاقت سے چلنے والے ایک پنکھے کا تصور پیش کیا تھا لیکن ایسی پہلی مشین جو فضا میں نمی کی مقدار کم کر کے ہوا کو ٹھنڈا کر سکے 1902ء میں ایک امریکی سائنسدان ولس ایچ کیریر نے ایجاد کی تھی۔ یہ مشین اس نے اپنے پرنٹنگ کے لئے ایجاد کی تھی کیونکہ اسے رنگین طباعت کے لئے غیر مرطوب اور ٹھنڈی آب و ہوا کی ضرورت تھی۔ اس کی یہ ایجاد 1920ء تک منظر عام پر آ سکی۔ 1920ء میں جب پہلی مرتبہ بہت سے سینما ہال اور تھیٹر ائیر کنڈیشنڈ ہوئے تو لوگ اس ایجاد سے واقف ہو سکے۔ پھر 1930ء کی دہائی میں پہلی بار سنٹرل ائیر کنڈیشننگ کا نظام متعارف کرایا گیا۔

ہوائی جہاز

ہوائی جہاز اس صدی کا جدید ترین اور تیز رفتار ترین ذریعہ نقل و حمل ہے صرف خلائی جہاز یا راکٹ اس سے تیز سفر کر سکتا ہے۔ آج کا جدید جمبو جیٹ مسافروں کی ایک بڑی تعداد اور بھاری ترین لوڈ کے ساتھ صرف پانچ گھنٹے میں براعظم امریکہ کو عبور کر سکتا ہے یا پھر شکاگو سے کلکتہ تک کا تقریباً آدھی دنیا کا سفر صرف چودہ گھنٹے میں طے کر سکتا ہے۔

زمانہ قدیم سے ہوا کے دوش پر پرندوں کی طرح پرواز کرنے کی انسانی خواہش مکمل طور پر 1903ء میں پوری ہوئی۔ اگرچہ انسان کئی صدیوں سے فضائے بسیط میں مختلف ذرائع کے ذریعے پرواز کی کوشش کر رہا تھا۔ 1903ء میں دو امریکی بھائی آرول اور ولبر رائٹ ایک ایسی مشین بنانے میں کامیاب ہو گئے جو ہوا سے بھاری ہونے کے باوجود فضا میں کامیابی سے اڑ سکتی تھی۔ انہوں نے اس کا نام فلائر رکھا۔ اس میں بارہ ہارس پاور کا انجن نصب تھا جو پٹرول سے کام کرتا تھا۔ 17 دسمبر 1903ء کو آرول رائٹ نے اس مشین کے ساتھ کامیاب تجرباتی پرواز کا مظاہرہ کیا جو صرف 12 سیکنڈ کا تھا مگر آنے والے دنوں کی طویل ترین پروازوں کا پیش خیمہ۔

ای۔سی۔جی

دل کی تکالیف کی تشخیص اور دھڑکنوں کی پیمائش کرنے والا آلہ ای سی جی کہلاتا ہے۔ یہ مخفف ہے الیکٹروکارڈیوگراف کا۔ یہ مفید آلہ 1903ء میں ایجاد ہوا تھا۔ 1903ء میں ہالینڈ کے ایک ماہر عضویات ولیم آئن تھوون نے الیکٹروکارڈیوگراف کی ابتدائی شکل ایجاد کی تھی جو آغاز میں گیلوانومیٹر کہلاتی تھی۔ اس مشین کے ساتھ آئن تھوون نے طب کی تاریخ میں پہلی بار انسانی دل کی دھڑکن سے اٹھنے والی خفیف سے خفیف برقی رو کو ریکارڈ کیا۔ اپنی اس مشین کے ساتھ کئے گئے تجربات کی روشنی میں آئن تھوون نے 1907ء اور 1908ء میں جو رپورٹ شائع کرائی وہی آج کی جدید الیکٹروکارڈیوگرافی یا برقی قلب نگاری کی بنیاد بنی۔ 1924ء میں آئن تھوون کو اس کی اس مایہ ناز ایجاد پر نوبل انعام دیا گیا تھا۔

گردش نمائی قطب نما

صدیوں سے جہاز رانی میں سمت معلوم کرنے کے لئے مقناطیسی قطب نما مستعمل تھا مگر جب بحری جہاز لکڑی کی بجائے فولاد اور لوہے سے بننے لگے تو مقناطیسی قطب نما کی کارگردگی موثر نہ رہی۔ 1852ء میں اس مشکل پر قابو پانے کے لئے جائروسکوپ ایجاد کیا گیا جو اپنے محور کے گرد گھوم کر ایک ہی سمت قائم رکھتا تھا۔ 1906ء میں اسی گردش نما یا جائروسکوپ کے اصول پر ایک جرمن سائنسدان ہرمن آنسٹو چیز کا میف نے گردش نمائی قطب نما ایجاد کیا جو کارکردگی میں اپنے پیشرو جائروسکوپ سے بہت بہتر تھا۔ یہ آلہ بعد ازاں ہوائی جہازوں میں سمت معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا جانے لگا اور سمندر کے ساتھ ساتھ فضاؤں میں بھی انسان کے لئے جہاز رانی آسان ہو گئی۔

ریڈیو کی باقاعدہ نشریات

زمین کی فضاؤں میں اگرچہ مارکونی نے پہلا ریڈیائی سگنل 1895ء میں نشر کیا تھا مگر یہ سگنل کسی انسانی آواز پر مشتمل نہیں تھا بلکہ ایک ٹیلی گراف کوڈ تھا۔ 1906ء میں امریکہ کے اے آر فیسنڈن نے ریڈیو پر پہلی انسانی آواز نشر کی۔ اس طرح انیسویں صدی کے آخری عشرہ میں ایجاد ہونے کے باوجود ریڈیو کی تمام ترویج و ترقی بیسویں صدی کے اوائل میں ہوئی۔ 1920ء میں دنیا کا پہلا باقاعدہ ریڈیو سٹیشن قائم ہوا۔

ہیلی کاپٹر

دنیا کی فضائی تاریخ لکھنے والے اس بات پر متفق ہیں کہ پہلا انسان بردار ہیلی کاپٹر فرانس میں 1907ء کے دوران فضاؤں میں بلند کیا گیا تھا۔ کچھ تاریخ دان فرانسیسی موجد پال کارنو کو اس پہلے انسان بردار ہیلی کاپٹر کا خالق قرار دیتے ہیں جب کہ کچھ دوسرے تاریخ دان فرانس کے ہی ایک اور شخص لوئیس برجی کو ہیلی کاپٹر کی ایجاد کا سہرا پہناتے ہیں۔ لیکن یہ تمام ہیلی کاپٹر کامیابی سے پرواز نہ کر سکے اور دنیا کا کامیاب ترین ہیلی کاپٹر امریکی موجد سکورسکی نے 1939ء میں تیار کیا۔

عسکری ٹینک

ٹینک برطانوی سائنسدانوں نے 1914ء میں ایجاد کیا تھا اور برطانوی افواج نے اسے سب سے پہلے جنگ عظیم اول میں سومے کے محاذ پر 1916ء میں استعمال کیا۔ ابتدائی ٹینک اپنی ظاہری شکل کی وجہ سے انتہائی بھدے اور سست رو تھے۔ 1917ء تک یہ ایجاد اپنی تخلیق کے ارتقائی عمل سے گزری اور پھر اس نے آج کے جدید ٹینکوں کی شکل اختیار کی۔

مائع ایندھن راکٹ

کہا جاتا ہے کہ راکٹ چینیوں نے 1232ء سے 1300ء کے درمیان ایجاد کیا تھا جو ٹھوس بارود پر مشتمل تھا۔ راکٹ کی یہ قدیم شکل آج بھی آتشبازی کے مظاہروں میں مستعمل ہے، لیکن جو راکٹ انسان کو چاند تک لے کر پہنچا وہ ایک مائع ایندھن راکٹ تھا۔

اگرچہ ایسے راکٹ پر تجربات انیسویں صدی سے جاری تھے مگر مائع ایندھن راکٹ کی ایجاد کا سہرا 1926ء میں ایک امریکی سائنسدان آر ایچ گارڈرڈ کے سر بندھا۔ گارڈرڈ کے راکٹ کے اصولوں پر دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنوں نے دنیا کا پہلا جنگی مقاصد رکھنے والا راکٹ وی ٹو V-2 ایجاد کیا جو آج کے جدید گائیڈڈ میزائل کی ابتدائی شکل تھی۔ جنگ عظیم دوم کے بعد جرمن سائنسدان امریکہ چلے آئے جہاں راکٹ سازی پر مکمل تحقیق ہوئی جس کے نتیجے میں دنیا کا طویل ترین راکٹ سیٹرن پنجم وجود میں آیا جو انسان کو چاند پر لے گیا۔

ٹیلی ویژن

آج دنیا کے بیشتر ممالک میں ٹیلی ویژن نہ صرف ایک تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ ایک موثر ذریعہ ابلاغ بھی لیکن 1920ء تک یہ ایجاد محض دیوانے کا خواب سمجھی جاتی تھی۔ لیکن یہ خواب 1926ء میں شرمندہ تعبیر ہوا۔ اگرچہ انیسویں صدی سے تصویری کی ریڈیائی ترسیل کی کوششوں میں بہت سے سائنسدان مصروف تھے مگر کامیابی کا سہرا برطانوی موجد جان لوئیگی بیرڈ کے سر بندھا۔ لوئیگی ہی کے تخلیق کردہ ٹیلی ویژن سسٹم پر دنیا کا پہلا ٹیلی ویژن پروگرام نشر ہوا۔ مگر لوئیگی کے بعد آج کے ٹیلی ویژن کو اس کی موجودہ شکل ایک امریکی موجد ڈاکٹر ولاڈی میر کے زوریکن نے 1929ء میں دی۔ ٹیلی ویژن کی دنیا میں انقلاب 1950ء کی دہائی میں آیا جب رنگین نشریات کا آغاز ہوا۔

بولتی فلمیں

فیچر فلمیں بیسویں صدی کے آغاز سے تیار ہونے لگیں تھیں مگر آواز کے بغیر 14-1913ء میں مشہور موجد ایڈیسن نے متکلم فلموں پر کچھ تجربات کئے جو کوئی خاص کامیابی نہ حاصل کر سکے۔ کہیں جا کر 1926ء میں ایسے آلات ایجاد ہوئے جن کے ذریعے سلولائیڈ پر تصویر کے ساتھ آواز ریکارڈ کرنا ممکن ہو سکا۔ یہ سسٹم ویٹافون کہلایا اس سسٹم کے ساتھ وارنر برادرز کی پہلی بولتی ہوئی فیچر فلم ''ڈان جوان'' Don Juan 1926ء ہی میں تیار کی مگر اس فلم میں کوئی انسانی آواز نہیں تھی صرف موسیقی کو عکس کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے یہ دنیا کی پہلی متکلم فلم ہونے کے باوجود متکلم نہ تھی۔ وارنر برادرز ہی نے 1927ء میں ایک فلم ''ویب جاز سنگر'' تیار کی یہ فلم دنیا کی پہلی متکلم فلم تسلیم کی گئی۔

کمپیوٹر

بیسویں صدی کا آخری حصہ کمپیوٹر کا زمانہ یا کمپیوٹر ایج ہے۔ آج انسان کے بے شمار کار عقلیہ عام حساب کتاب سے کتابت تک اور خلائی مہمات سے مصنوعات سازی میں کوالٹی کنٹرول تک کمپیوٹر انجام دے رہے ہیں۔

کمپیوٹر پر بھی انیسویں صدی سے کام ہو رہا تھا اور اس سلسلے میں پہلی کامیاب کوشش 1830ء میں چارلس بے بیج نامی ایک سائنسدان نے کی تھی۔ اس کے ٹھیک سو سال بعد 1930ء میں ایک امریکی الیکٹریکل انجینئر وینور بش نے دنیا کا پہلا اینالاگ کمپیوٹر Analog Computer ایجاد کیا۔ وہ اپنی اس ایجاد کو Differntialanalyzer کہتا تھا۔ اس

کی اس ایجاد میں جنگ عظیم دوم کے دوران بڑی پیش رفت ہوئی۔ اس کے بعد 1944ء میں ہاورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر Howardaiken نے ڈیجیٹل کمپیوٹر کی ابتدائی شکل ایجاد کی جس میں بعد میں آنیوالی دہائیوں میں بڑی تبدیلیاں آتی گئیں اور بالآخر کمپیوٹر سازی کی پوری صنعت وجود میں آ گئی۔

راڈار

1925ء میں دوامریکی سائنسدانوں نے پہلی مرتبہ کرہ ارض کے آئینوسفیئر کی بلندی کی پیائش کے لئے ریڈیائی لہروں کا استعمال کیا اوران کے آئینوسفیئر سے ٹکرا کرواپس آنے سے آئینوسفیئر کی صحیح بلندی کا اندازہ لگالیا۔ ریڈیائی لہروں کا یہ استعمال راڈار جیسی مفید ایجاد کی طرف پہلی پیش قدمی تھی۔ 1935ء میں ایک سکاٹ سائنسدان ابرٹ اے واٹسن واٹ نے راڈار کی ابتدائی شکل ایجاد کی اس کی یہ ایجاد 17 میل کی دوری سے ہوائی جہاز یا بحری جہاز کا سراغ لگا لیتی تھی۔اسی دوران دوسری جنگ عظیم چھڑ جانے سے ریڈار کی ضرورت بڑھ گئی اور 1940ء تک مائیکروویوراڈار جوطویل فاصلوں سے اشیاء کا سراغ لگا لیتے تھے۔

جیٹ انجن

جیٹ انجن کی ایجاد سے پہلے ہوائی جہاز سست رو تھے اوران کی سفر کرنے کی صلاحیت بہت کم تھی۔ ہوائی جہازوں کی یہ خامیاں دور کرنے کے لئے بیسویں صدی کی دوسری دہائی سے سائنسدانوں نے جیٹ پروپلشن کی اہمیت کو جانتے ہوئے جیٹ انجن کی تیاری شروع کر دی تھی۔ اس کے تقریباً 18 سال بعد 1938ء میں برطانوی ائرفورس کا فرانک وٹل ابتدائی جیٹ انجن ایجاد کرنے میں کامیاب ہوگیا۔اگرچہ اس نے اپنے انجن کو 1939ء میں پیٹنٹ کرالیا تھا مگر برطانیہ میں پہلی مرتبہ 1941ء میں ہوائی جہاز میں جیٹ انجن نصب کیا گیا۔دوسری طرف جرمنی نے بھی 1939ء میں ہی جیٹ انجن سے چلنے والا جہاز تیار کرلیا تھا۔

ایٹمی ری ایکٹر

جوہری یا ایٹمی توانائی آج کے دور کی طاقتور ترین توانائی ہے۔اس توانائی سے بے حساب حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے جسے ایٹمی ری ایکٹر کے ذریعے برقی توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ پہلا ایٹمی ری ایکٹر 2دسمبر1942ء کو شکاگو یونیورسٹی میں ایک اطالوی سائنسدان انریکوفری اوراس کے ساتھیوں نے ایجاد کیا تھا۔اس ری ایکٹر میں گریفائٹ کے بلاک اور یورینیم کی کچھ مقدار سے ایٹمی زنجیری تعامل پیدا کیا گیا تھا۔اس ری ایکٹر کی کامیاب ایجاد کے بعد کئی دوسرے سائنسدانوں نے اس سے بڑے اور بہتر ری ایکٹر بنائے۔ پہلا افزودگی (Breeder) والا ری ایکٹر امریکہ ہی میں 1951ء میں تیار کیا گیا۔ اس میں تابکار مادے کو افزودہ کرنے کی صلاحیت تھی۔ 1954ء میں ایٹمی ری ایکٹر کی مدد سے ایٹمی توانائی سے چلنے والی دنیا کی پہلی آبدوز ''نائیلٹ'' تیار کی گئی پھر 1955ء میں محدود پیمانے پرعوام کے لئے ایٹمی ری ایکٹر سے برقی توانائی پیدا کی جانے لگی۔ جبکہ وسیع پیمانے پرایٹمی ری ایکٹر سے بجلی پیدا کرنے کا تجربہ 1956ء میں برطانیہ میں کیا گیا۔ پاکستان میں برقی طاقت حاصل کرنے کے لئے ایٹمی ری ایکٹر 1972ء میں کینیڈا کی مدد سے نصب کیا گیا۔ 1983ء میں پاکستان نے اپنا دوسرا ایٹمی ری ایکٹر چشمہ ری ایکٹر کے نام سے نصب کرنے کے لئے ٹینڈر طلب کئے مگر امریکی دباؤ کی وجہ سے ناکامی ہوئی۔

ایٹم بم

16 جولائی 1945ء کو امریکہ کی ریاست نیو میکسیکو کے مقام المو گورڈو پر دنیا کا پہلا تجرباتی ایٹمی دھماکہ کیا گیا۔ یہ دھماکہ 17000 میٹرک ٹن ٹی این ٹی طاقت کا تھا۔اس کے صرف چند ہفتے بعد امریکہ نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پرایٹم بم گرا کر جنگ عظیم دوم کا خاتمہ کردیا اوراس کے ساتھ ہی انسان ایٹمی دور میں داخل ہوگیا۔

ایٹم بم کی تاریخ ایٹمی توانائی کی تاریخ ہے۔اس کی ابتداء فرانسیسی سائنسدان ہنری بیکرل کے پیش کردہ نظریہ سے ہوتی ہے۔لیکن انسان 1939ء سے پہلے اس ننھے ذرے کا دل نہ چیر سکا۔ 1939ء کے موسم گرما میں مشہور زمانہ سائنسدان آئن سٹائن نے اپنے ایک خط میں صدر روز ویلٹ کو ایٹم بم کے امکانات کے متعلق بتایا۔ انہیں امکانات پر صدر امریکہ نے1940ء میں ایٹم بم تیار کرنے کا حکم دیا۔ 1942ء میں سائنسدانوں نے ایٹم بم تیار کرنے کا منصوبہ مین ہٹن پروجیکٹ تیار کیا جس کے نتیجے میں 1945ء تک یہ خطرناک بم تیار کرلیا گیا۔ دنیا کا دوسرا ملک جس نے ایٹمی دھماکہ کیا وہ روس تھا۔روس اگست 1949ء میں ایٹمی طاقت بنا۔ 1998ء ایٹمی تاریخ میں نہایت اہم سال ہے کیونکہ اس سال 28 مئی کو دنیائے اسلام میں پاکستان پہلی ایٹمی طاقت بن گیا۔

وی سی آر

لاطینی زبان میں ویڈیو تصویر کو کہتے ہیں جب کہ ریکارڈ انگریزی میں کسی چیز کو محفوظ کرنے کو کہا جاتا ہے۔وی سی آر یا ویڈیو کیسٹ ریکارڈ تصویر اور آواز کو برقی سگنلوں کی صورت میں مقناطیسی فیتے پر ریکارڈ کرنے والی مشین کو کہتے ہیں۔یہی مشین پہلے سے ریکارڈ برقی سگنلوں کی مدد سے ٹیلی ویژن کی سکرین پرآواز اورتصویر کو دوبارہ پیش کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔آواز یا تصویر کو اس طرح ریکارڈ کرنے کی ابتداء1898ء میں ڈنمارک کے ایک انجینئر ولادی میر پولسن نے کی تھی۔لیکن اس کے اس طریقے پر 1920ء تک کسی نے توجہ نہ دی30ء1920ء کے دوران جرمنی اور انگلستان میں مقناطیسی ریکارڈنگ کے اس طریقے پرتوجہ دی گئی۔1935ء میں ایک جرمن سائنسدان نے اوکسائیڈ کی سطح والی ٹیپ یا پلاسٹک کا فیتہ ایجاد کیا جو1948ء میں دنیا کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں پرآواز کی ریکارڈنگ کیلئے کام آنے لگا۔1955ء وہ سال ہے جب مقناطیسی ریکارڈنگ کے بنیادی طریقے پر ویڈیو ٹیپ ریکارڈر تیار کیا گیا۔

مصنوعی سیارے

آج کا دور مصنوعی سیاروں کا دور ہے۔آج دنیا کے بیشتر ممالک اپنے بہت سے مقاصد کے لئے مصنوعی سیارے استعمال کررہے ہیں۔ خلاؤں تک اس طرح رسائی کی انسانی خواہش بڑی قدیم ہے مگر بیسویں صدی کے وسط تک انسان اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکا تھا۔ 1955ء میں روس اورامریکہ دونوں نے سائنسی تحقیق کے لئے 58-1957ء میں مصنوعی سیارے چھوڑنے کا اعلان کیا۔ پھر 4/اکتوبر 1957ء کو روس امریکہ پر سبقت لے گیا اوراس نے دنیا کا پہلا مصنوعی سیارہ سپوتنک اول زمین کے مدار میں پہنچا دیا۔ امریکہ نے 6دسمبر 1957ء کو اپنا پہلا سیارہ مدار میں بھیجا۔

انسان بردار خلائی سفر

صدیوں سے انسان کرہ زمین کی قید سے نکل کر خلاؤں کی وسعتوں میں کھو جانے کا خواہاں تھا۔ ان خواہشات کا اظہار دنیا کے قدیم وجدید ادب میں اکثر کیا گیا ہے۔لیکن انسان کا یہ قدیم خواب سائنس کی شاخ آسٹرونائیکس کے وجود میں آنے کے بعد شرمندہ تعبیر ہوا۔اگرچہ خلائی پروازوں کا سلسلہ 1957ء میں شروع ہوگیا تھا مگر 1961ء میں پہلا انسان خلاء کے سفر پر روانہ ہوا۔ 12اپریل 1961ء کو روس نے اپنا پہلا انسان بردار خلائی جہاز ''واسٹک'' مدار میں بھیجا اس پر ایک انسان یوری گیگرینسو ارتھا۔روس کے جواب میں امریکہ نے 5مئی 1961ء کو اپنا پہلا انسان بردار خلائی جہاز ''مرکری'' خلا میں بھیجا پھر دونوں ملکوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ شروع ہوگئی۔ جوانسان کو 1969ء میں چاند تک لے گئی۔

کلوننگ

بیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں انسان کی سائنسی ترقی عروج پر پہنچ گئی ہے جہاں بہت سی اور عجیب وغریب چیزیں ایجاد ہوگئیں وہیں جینیات کی دنیا میں انقلاب انگیز طریقہ کلوننگ وجود میں آ گیا ہے۔اس حیاتیاتی طریقے سے کسی بھی جاندار شے کی دوسری کئی کاپیاں تیار کی جاسکتیں ہیں۔ان چند اہم ایجادات کے علاوہ بیسویں صدی میں ایسی بے شمار چیزیں ایجاد ہوئیں جو اگرچہ کسی طور پر بھی کم اہم نہیں ہیں مگران کے ذکر کے لئے بے شمار صفحات کی ضرورت ہوگی۔علاوہ ازیں انسان کی ایجادات کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے کیونکہ جب تک انسان کی ضرورتیں بقایا ہیں ایجادات ہوتی رہیں گی۔

(بقیہ صفحہ 4)

چھوڑ دوں تو بہ نسبت اس کے بہتر ہوگا کہ میں اس سے جاہل ہوکر جاؤں'' میں نے وہ مسئلہ اسے بتایا اور اس نے اسے یاد کیا اور جو کچھ بتلایا تھا دہرایا۔اس کے بعد میں اس کے پاس سے رخصت ہوکر باہر آیا۔ابھی راستہ ہی میں تھا کہ رونے پیٹنے کی آواز سنائی دی۔

آپ نے 11 ستمبر 1048ء کو ستتر برس سات ماہ کی عمر میں غزنی میں وفات پائی۔

سادگی اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ گرمیوں کے دن تھے نماز عشاء کے بعد میں بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔آپ کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے۔ حضور ٹہلتے رہے اور کچھ دعائیں بھی پڑھتے رہے پھر قرآن مجید یعنی حمائل شریف ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر تلاوت فرماتے رہے میں اس انتظار میں بیٹھا کہ جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ اسی اثنا میں حضور بیت مبارک کے فرش پر جہاں بوریا، چٹائی اور جائے نماز کچھ بھی نہیں تھا سیدھے لیٹ گئے اور ہاتھ پھیلا دیئے اور فرمایا کہ ''لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں کوئی فتور نہیں ہوتا۔'' میں آپ کے پیر دبانے لگا۔حضور نے فرمایا تم تو پیر ہو پیروں کو تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوفزدہ ہوگیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی عادت ہے نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعویٰ سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی مجھے یہ عادت ڈال دی ہے۔حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا ''تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آ گیا۔اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو۔ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست واحباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں۔''

(الفضل 11مارچ1999ء)

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ایلومینیم کی خصوصیات

لوہے اور فولاد کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھات ایلومینیم ہے۔ یہ چاندی کے رنگ کی بہت ہلکی دھات ہے جس کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ ٹینکوں میں استعمال ہونے والی موٹی چادروں سے لے کر ٹافیاں اور سگریٹ لپیٹنے کے باریک کاغذوں تک، مختلف سائز کی تاروں سے لے کر مختلف شکلوں کے برتنوں اور پائپوں تک۔ غرضیکہ تقریباً ہر قسم کی صنعت میں مختلف مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی نہایت کارآمد دھات ہے۔ غریب ممالک میں اس کو کھانا پکانے کے برتنوں کے طور پر وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت سستا ہوتا ہے لیکن جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ گرم ہونے پر اس کی مضبوطی میں کمی آجاتی ہے اور یہ کسی قدر پانی میں حل ہو جاتا ہے اور جسم میں جا کر مضر صحت اثرات پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو کھانا پکانے کے لئے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ ٹھنڈک میں اس کی مضبوطی میں اور زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ڈیپ فریزر اور فریج وغیرہ میں اس کا استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ خاص طور پر ان جگہوں میں جہاں پانی کے ساتھ اس کا تعلق رہتا ہے۔ پانی جہاں لوہے اور دوسری دھاتوں کی عمر گھٹا دیتا ہے وہاں ایلومینیم کے ساتھ پانی مل کر اس کی سطح پر ایک ایسی کیمیائی تبدیلی کی تپلی سی تہہ بنا دیتا ہے جو ایلومینیم کو پانی کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ لہٰذا کھلی جگہوں پر استعمال ہونے والے دھلائی کے برتن مثلاً باہر دن رات صحن میں پڑے رہنے والے وہ برتن جنہیں سورج، پانی اور ہوا سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مکانوں کی چھتیں اور کھڑکیاں وغیرہ۔ کاروں، بسوں وغیرہ کے مختلف حصے، بجلی کے کھمبوں کی تاریں وغیرہ کی بناوٹ میں ایلومینیم کا استعمال بہت ہی مناسب رہتا ہے اور ساری دنیا میں وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔

ایلومینیم کی مضبوطی

ایلومینیم خالص دھات کے طور پر نہایت کمزور واقع ہوا ہے اس لئے اس کو ہمیشہ دوسری دھاتوں کے ساتھ آمیزش کر کے Alloy کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس میں حیرت انگیز مضبوطی اور بعض دوسری خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مختلف دھاتوں کی آمیزش سے مختلف خصوصیات پیدا ہوتی ہیں اور بعض صورتوں میں دو تین دھاتوں کو اکٹھا بھی اس کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ Alloy بنانے کے لئے دھاتوں کو پگھلا کر مائع کی شکل دی جاتی ہے اور پھر ان کو آپس میں ملا دیا جاتا ہے۔ یہ ملائی جانے والی دھاتیں 15 فیصد تک کی مقدار میں ہوتی ہیں۔ اکثر جو دھاتیں اس کے ساتھ ملائی جاتی ہیں ان میں تانبا، میگنیشیم، مینگانیز، سلیکون، ٹن اور زنک شامل ہیں۔ ایلومینیم چونکہ سونے کی طرح کی نہایت نرم دھات ہے اس میں تانبا اور میگنیشیم ملا دینے سے اس میں سختی اور مضبوطی آجاتی ہے۔ سلیکون کی آمیزش سے ایلومینیم جلد نہیں پگھلتا اور سانچوں میں اس کی مختلف چیزیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ٹن کی ملاوٹ سے ایلومینیم میں ایسی لچک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کو مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ الغرض مختلف دھاتیں ملا کر اس کا Alloy بنا لینے سے اس میں بعض ایسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کو دوسری ہر دھات سے منفرد اور مفید بنا دیتی ہیں۔ بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

ایلومینیم کی خصوصیات

1۔ ہلکا پن:

ایلومینیم لوہے اور سٹیل سے وزن میں ایک تہائی ہوتا ہے۔ بایں ہمہ اس کے بعض Alloy سٹیل سے بھی زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ لہٰذا بہت سی صنعتوں میں سٹیل کا استعمال متروک کر کے ایلومینیم کو اپنا لیا گیا ہے۔ مثلاً گاڑیوں کے بہت سے حصے ایلومینیم سے بنتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا وزن کم ہو کر پٹرول کم خرچ ہوتا ہے۔ اس طرح جہازوں کے ذریعہ دور دراز علاقوں میں بھیجے جانے والے نازک سامان کو دوسری دھاتوں کی بجائے ایلومینیم کے ڈبوں میں پیک کیا جاتا ہے تاکہ وزن میں کمی ہو۔

2۔ مضبوطی:

مضبوطی میں ایلومینیم کے Alloy سٹیل کا مقابلہ کرتے ہیں لیکن اس سے 1/3 وزن ہونے کی وجہ سے گاڑیوں اور جہازوں کی پوری باڈی اس سے بنائی جا رہی ہے۔ سڑکوں کے کنارے پر مضبوط جنگلے اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں جہاں مضبوط دھات کی ضرورت ہے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ شدید حرارت میں اس کی مضبوطی میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن شدید ٹھنڈک میں اس کی مضبوطی بہت بڑھ جاتی ہے اس کی یہ خوبی اس کو باقی تمام دھاتوں سے منفرد بنا دیتی ہے لہٰذا مائع گیس جس کا درجہ حرارت منفی 162 سنٹی گریڈ ہوتا ہے کی تیاری، ترسیل اور سٹور کرنے میں ایلومینیم ہی خاص طور سے استعمال ہوتا ہے۔

3۔ موسم کے زیر اثر خراب ہونے کا عمل:

اکثر دھاتیں پانی، آکسیجن اور دوسرے کیمیکلز کے ساتھ مل کر خراب ہونا شروع ہو جاتی ہیں جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے جس کی وجہ پانی اور آکسیجن کا لوہے کے ساتھ ملنے کا عمل ہے۔ ایلومینیم پانی اور آکسیجن کے ساتھ مل کر ایلومینیم آکسائڈ کی ایک پتلی سی تہہ بناتا ہے جو اس کو زنگ لگنے اور بعض دیگر کیمیائی تبدیلیوں سے محفوظ کر دیتی ہے۔ یہ صفت ایلومینیم کو کھلی جگہوں میں استعمال ہونے والی اشیاء کی بناوٹ کے لئے خاص طور سے موزوں بنا دیتی ہے۔

4۔ بجلی کی ترسیل:

بجلی کی روگزارنے کے لئے سب سے اچھی دھات تانبا ہے اور دوسرے نمبر پر ایلومینیم۔ ایلومینیم میں تانبے کی نسبت 62 فیصد برقی روگزرتی ہے لیکن ایلومینیم کا وزن تانبے سے ایک تہائی ہے۔ اس طرح ایک ہی مقدار کی برقی روگزارنے کے لئے ایلومینیم میں تانبے کی نسبت نصف وزن کی تار استعمال ہوگی۔ پھر تانبا ایلومینیم سے زیادہ مہنگا بھی ہے اور اس کی تاروں میں کھینچے جانے کی صلاحیت بھی ایلومینیم سے کم ہے۔ لہٰذا دنیا بھر میں اونچی وولٹیج کی ترسیل کے لئے تاریں چاہے وہ کھمبوں پر ہوں یا زیر زمین ایلومینیم سے ہی بنائی جاتی ہیں۔

5۔ حرارت کی ترسیل:

ایلومینیم میں حرارت کو جذب کرنے اور آگے منتقل کرنے کی نمایاں خصوصیت پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے شروع شروع میں ایلومینیم کے برتن کھانا پکانے میں بہت شوق سے استعمال کئے جاتے تھے۔ بلکہ شروع میں ایلومینیم کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے یہ کافی مہنگی دھات تھی اور صرف امراء کے گھروں میں ہی اس کے برتن کھانا پکانے کے تعیش کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ بعد میں اس کے سستا ہو جانے سے یہ برتن ہر گھر کی زینت بن گئے۔ لیکن گرم ہونے کی صورت میں اس کے برے اثرات سامنے آنے سے اب یہ صرف سرد کھانوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے فریج اور ڈیپ فریزر کے برف جمانے کے حصے۔ کھانا ٹھنڈا کر کے سٹور کرنے کے برتن اور آئس کریم اور ٹھنڈے مشروبات کے برتنوں اور ڈبوں کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

6۔ روشنی اور حرارت کو منعکس کرنے کی صلاحیت:

ایلومینیم 80 فیصد روشنی کو منعکس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے لہٰذا اس کو لیمپ شیڈ کے طور پر، ٹارچ لائٹ، کیمروں کی لائٹوں اور ہر ایسی جگہ پر کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے جہاں روشنی کو منعکس کرنے کی ضرورت ہو یہ ہلکا ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت ہونے کی وجہ سے فینسی لائٹس کے لئے ہر جگہ بہت مقبول ہے۔ اسی طرح اس میں حرارت کو منعکس کرنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ جب اس کو مکانوں کی چھتوں اور بیرونی کھڑکیوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو حرارت کو منعکس کر دیتا ہے اور جذب نہیں کرتا یا بہت کم جذب کرتا ہے۔ اس لئے گرم موسم میں گھر ٹھنڈا رہتا ہے۔ ہمارے ہاں کھڑکیوں اور دروازوں کے فریم عام طور سے لکڑی یا لوہے سے بنانے کا رواج ہے۔ جدید طریقہ تعمیر میں یہ تمام چیزیں ایلومینیم سے بنتی ہیں جو زیادہ خوبصورت اور دیرپا ہوتا ہے۔ اس طرح آگ بجھانے کے فائر بریگیڈ کے عملہ کے اراکین آگ لگے ہوئے حصوں میں سے گزرنے کے لئے جو سپیشل سوٹ پہنتے ہیں ان پر ایلومینیم کا کوٹ کیا ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے حرارت منعکس ہو کر وہ آگ سے محفوظ رہتے ہیں۔

7۔ ایلومینیم کے بعض دیگر استعمالات:

اس پر چونکہ مقناطیس کا اثر نہیں ہوتا اس لئے یہ ان جگہوں پر بہت مناسب رہتا ہے جہاں بجلی سے کام کرنے والی مشینری کو مقناطیسی شعاعوں کے اثر سے محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ جب ایلومینیم پر ضرب لگائی جائے تو یہ لوہے کی طرح چنگاریاں پیدا نہیں کرتا اس لئے اس کو جلد آگ پکڑ لینے والے یا دھماکہ خیز مواد کے سٹور کرنے کی جگہوں میں بلاخوف و خطر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ دھات چونکہ مضر اثرات سے پاک ہے اس لئے اس دھات کے بنے ہوئے باریک کاغذ میں کھانے پینے کی اشیاء کو لمبے عرصہ تک لپیٹ کر محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس کو ہر شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ جوڑا جا سکتا ہے۔ پیچ یا روٹ Rivet کے ذریعہ کسا جا سکتا ہے۔ ویلڈ کیا جا سکتا ہے اور سب سے آخر یہ کہ اس کی پرانی چیزوں کو پگھلا کر پھر سے نئی اشیاء تیار کی جا سکتی ہیں۔

ایلومینیم کیسے حاصل ہوتا ہے؟

زمین میں دیگر معدنیات کی طرح باکسائٹ Bauxite کی معدن پائی جاتی ہے۔ ایک اور معدن ایلومینا Alumina بھی ملتی ہے۔ قدرتی حالت میں اس کے کئی رنگ ہوتے ہیں۔ باکسائٹ اور ایلومینا دونوں کو پگھلا کر صاف کر کے اس میں سے ایلومینیم بنایا جا سکتا ہے۔ عام طور سے 4 سے 6 کلوگرام باکسائٹ میں سے ایک کلوگرام خالص ایلومینیم حاصل ہو جاتا ہے۔ دیگر معدنیات صاف کرنے کے بعد اس کی رنگت چاندی جیسی ہو جاتی ہے۔

نادار اور غریب طلباء کی امداد سے اللہ کے فضل کا حصول

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصتہً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کے لئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تا کہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے آمین۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ملکی اخبارات سے

خبریں

تعلیمی نظام میں مغربیت نہیں آنے دینگے

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ حکومت عصر حاضر کے تقاضوں کے تحت ملک میں تعلیم کو جدید بنا رہی ہے۔ مگر تعلیمی نظام میں مغربیت نہیں آنے دینگے۔ تعلیم کے فروغ کے ساتھ معیار کو بھی بہتر بنا رہے ہیں۔ طلبہ پاکستانی ہونے پر فخر کریں۔ اساتذہ کردار سازی پر توجہ دیں۔ پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت بہتر بنانے کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہئے۔ طلباء ادب اور جغرافیہ کی تعلیم بھی حاصل کریں۔ مدارس کو نظر انداز کرنے سے چند مدرسے انتہا پسندی میں استعمال ہوئے۔ ان کو بھی قومی دھارے میں لانے کیلئے رجسٹر کر رہے ہیں۔ بڑے نجی ادارے متاثرہ علاقوں میں بھی سکول قائم کریں۔ فرمودہ تعلیمی نظام میں رہتے ہوئے ترقی ممکن نہیں۔ اردو اور انگریزی کا نصاب بہتر بنانا ہوگا۔ اعلیٰ تعلیم کا بجٹ بڑھا کر 4۔ارب کر دیا ہے۔ امتحانی نظام از سر نو مرتب کیا جا رہا ہے۔ نصاب میں اسلامی اقدار کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

بے نظیر پی آئی اے ریفرنس کیس میں بری

احتساب عدالت نے پی آئی اے ریفرنس کیس میں سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور دیگر چار افراد ائیر وائس مارشل (ر) عمر فاروق، ناہید خان، غلام قادر جاموٹ اور نجم الحسن کو باعزت بری کر دیا۔ ریفرنس 1997ء میں احتساب کمیشن میں دائر کیا گیا تھا جس میں پی آئی اے میں غیر قانونی بھرتیاں کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ فاضل جج نے ریمارکس میں لکھا ہے کہ استغاثہ ملزموں پر غیر قانونی بھرتی اور غیر قانونی ترقی کے الزام ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔

بے نظیر مقدمات کا سامنا کرینگے

پیپلز پارٹی کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو 2007ء کے قومی انتخابات سے قبل وطن واپس آ کر اپنے خلاف بدعنوانی کے مقدمات کا سامنا کریں گی۔

بھارتی ویزہ کے حصول میں پیچیدگیاں

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے مابین ویزہ حاصل کرنے میں پیچیدگیاں اور روکاوٹیں بھارت کی پیدا کردہ ہیں۔ پاکستان کی نہیں۔ اس کے باوجود ویزے میں مزید آسانیاں اور نرمی پیدا کرنے کیلئے وفاقی حکومت سے بات کروں گا۔ وزیر اعلیٰ ننکانہ صاحب میں سکھوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے کہا کہ بغیر پاسپورٹ کے آنے والے بھارتیوں کو خوش آمدید کہیں گے۔

مریضوں کی تعداد تین گنا بڑھ گئی

وادی کاغان اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں مریضوں کی تعداد تین گنا بڑھ گئی ہے سینکڑوں افراد نمونیہ اور دیگر امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مظفر آباد کے ہسپتالوں میں روزانہ ایک ہزار افراد آ رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ سردی اور طبی امداد نہ ملنے سے کئی بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ مزید ہلاکتوں کا اندیشہ ہے۔ فوری طور پر 20 کروڑ روپے کی ضرورت ہے۔

اقتصادی ترقی

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ آج کا پاکستان کل والا نہیں ایشیاء میں ترقی کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ 6 سال قبل پاکستان کی اقتصادی ترقی داؤ پر لگ چکی تھی۔ سرمایہ کاری کے بھرپور مواقع ہیں، ٹیلی مواصلات میں ہونے والی ترقی کی مثال نہیں ملتی۔ زیر سمندر دوسری سب میرین کیبل آئندہ ماہ سے کام شروع کر دے گی۔

عام معافی کا اعلان

افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے مخالفین کیلئے ایک بار پھر عام معافی کا اعلان کیا ہے اور علماء و قبائلی عمائدین سے مکمل تعاون کی اپیل کی ہے۔ افغان صدر نے کہا کہ مخالفین ہتھیار ڈال کر ملکی دھارے میں شامل ہو جائیں تا کہ ملک ترقی کر سکے۔

ایشیا میں دخل اندازی

روس کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ اور نیٹو ممالک وسطی ایشیا میں دخل اندازی سے حالات خراب کر رہے ہیں۔ بغداد سے کابل تک امریکی دخل اندازی سے حالات دگرگوں ہیں۔

ایرانی میزائل

برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ ایران طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل تیار کر رہا ہے۔ ایران کا معاملہ پرامن طریقے پر حل کرنے کے خواہش مند ہیں وہ پرامن مقاصد کیلئے ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں اپنے موقف کا ٹھوس ثبوت دے۔

آزاد فلسطینی ریاست کا قیام

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کیلئے امن روڈ میپ پر عمل درآمد کیا جائے۔

گاڑی کے گمشدہ کاغذات

ایک دوست کی گاڑی کے کاغذات کہیں گم ہو گئے ہیں جن صاحب کو یہ کاغذات ملیں دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔ شکریہ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 2 دسمبر 2005ء	
طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

زد جام عشق قیمت فی ڈبی -/400 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوئی گیس ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر فون آفس: 047-6214220 موبائل: 0300-7704214

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 6213649 رہائش 6211649

ھوالشافی ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
احمد ٹاؤن داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

C.P.L 29-FD

گجر پراپرٹی سنٹر جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر فون آفس: 047-6215857
موبائل 0301-7970410-0300-7710731

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

رشید پکوان سنٹر اینڈ ٹینٹ سروس
عمدہ پاکستانی وچائنیز کھانوں کا مرکز
گولبازار ربوہ فون دکان 047-6211584 گھر: 6213034

IMACLS
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز
احسن مارکیٹ بالمقابل نیو کیمپس جامعہ احمدیہ ربوہ
1۔ انگلش سپوکن کورس اینڈ IELTS+TOEFL
2۔ جرمن لینگویج کورس 3۔ کمپیوٹر کورسز
فون 047-6212088 موبائل 0333-6714039

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

سیل سیل سیل
چاندی کی تمام اور سونے کی مخصوص ورائٹی پر زبردست کلیرنس سیل یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے۔
رحیم جیولرز کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
نور مارکیٹ ریلوے روڈ نزد انصاف کلاتھ ربوہ فون: 047-6215045